۲۷ ستمبر ۱۹۱۲ء

مسجد اقصیٰ قادیان

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ۔ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ (القلم:۲،۳) کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں انسان ایک عجب معجون ہے۔ اس نے زمین کو پھاڑا۔ پہاڑوں کو چیرا۔ سمندر کی تہ سے موتی نکالے۔ ہوا، سمندر، روشنی پر حکومت کرتا ہے۔ باوجود اس کمال کے کسی اور کے نمونہ کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔ تاجر کسی بڑے تاجر، سپاہی کسی بڑے کمان افسر کی طرح بننا چاہتا ہے۔ راولپنڈی کے ایک دربار میں پرنس آف ویلز کی شان و شوکت دیکھ کر ایک احمق نے مضمون لکھا کہ کاش میں ہی پرنس ہوتا۔ ایک میرا دوست مرض جذام میں گرفتار یہاں آیا۔ مجھے کہنے لگا عقل مند نہیں معلوم ہوتے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں کوشش کروں۔ فوراً آپ کو زمین کے بڑے مربعے دلا سکتا ہوں۔ آپ بادشاہ بن جائیں گے۔ میں نے اسے کہا تم نہیں جانتے۔ خوشی اور شے ہے۔ تم مجھے زمین دلواتے ہو۔ خود تو بڑے زمیندار ہو۔ مگر دیکھو تم میں ایسی بیماری ہے کہ تمہارے رشتہ دار بھی تم سے نفرت کرتے ہیں۔ پھر وہ زمین کس کام۔

غرض ہر شخص کسی نمونہ کو سمجھنے کا خواہشمند ہے۔ کوئی حسن و جمال کا شیدا، کوئی ناموری چاہتا، کوئی

حکومت کو پسند کرتا' کوئی کسی اور بڑائی کا حریص ہے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کے واسطے ایک نمونہ پیش کرتا ہے۔ دوات اور قلم ہو اور اس سے جو کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ سیاسی لوگ سیاست پر کتب لکھتے' ناولسٹ ناول لکھتے اور مختلف لکھنے والے مختلف اشیاء پر لکھتے۔ اور ان کی تحریریں جمع کرو۔ یہ ثابت ہو گا کہ محمد رسول مجنون نہیں تھا۔ اس نے جو کچھ خلقت کے سامنے پیش کیا وہ حق و حکمت سے پر اور اس نے جو تحریر پیش کی ہے اس کا مقابلہ کوئی تحریر دنیا بھر کی نہیں کر سکتی۔ تمام تعلیمات جن پر عمل کر کے انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے وہ سب اس کتاب میں جمع ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ مجنون کے نہ رونے کی کسی کو پرواہ ہے۔ نہ اس کے ہنسنے کی کسی کو خواہش ہے۔ نہ اس کی طاقت کی قدر ہو سکتی ہے۔ وہ سارا دن سوئے' جاگے' بیٹھے۔ سردی میں ننگا' گرمی میں لحاف لئے۔ اس کی محنت کا بدلہ نہیں۔ لیکن اے نبی! تیری محنتوں کا ثمرہ غیر ممنون ہے۔ اس کا خاتمہ نہیں۔ ہم نے خود تجربہ کیا ہے۔ آنحضرت کے ہر کام کا پھل ہمیشہ قائم ہے۔

پھر مجنون کے اخلاق نہیں ہوتے۔ وہ دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست بنالیتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اخلاق اعلیٰ رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن لائف آف محمد ہے خُلُقُهُ الْقُرْآنُ۔

پھر فرمایا۔ دیکھو اے مخالفو! اس کے مقابلہ میں کسی کا زور نہ چلے گا۔ یہ بھی دیکھے گا اور تم بھی دیکھو گے کہ کون فتحمند ہوتا ہے؟ عرب اور عجم کوئی اس کے بالمقابل کامیاب نہ ہو سکے گا۔ یہ اس کی صداقت کی دلیل ہے۔

اگر تم کوئی نمونہ اعلیٰ چاہتے ہو اور وعدہ خداوندی فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو یاد رکھو کہ علم کیلئے قرآن شریف اور عملی زندگی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عملدرآمد بس ہے۔

آج سمت ۱۹۶۹ ہے۔ اس سے پیچھے جاؤ تو میری یادداشت میں سمت ۱۹۰۲ کی باتیں موجود۔ سمت ۱۹۰۳ میں مجھے خوب یاد ہے کہ ایک ڈاکو پکڑا گیا تھا اور سکھوں نے اس کا سر کاٹ کر بھیرہ کے دروازہ چٹی پلی پر لٹکا دیا تھا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ غرض اس وقت سے لے کر آج تک جس نسخہ کو بہت آزمایا اور سچا پایا ہے وہ یہی کہ فتح اور نصرت اور کامیابی کے حصول کا ایک ہی نسخہ قرآن شریف ہے۔

(بدر جلد ۱۲ نمبر ۱۵ --- ۱۰ر اکتوبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۳)

☆-☆-☆-☆